۲۲) چند اہم اعمال باطنی:

۱) اپنے موجودہ حالات پر قناعت کر کے ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا۔ اپنے رہنے سہنے اپنی ضروریات زندگی اپنے ماحول اپنے اہل وعیال پر ہر وقت نظر رکھے اور سمجھے کہ جو بھی موجودہ حالت ہے اس میں سب سے بڑی نعمت تو سلامتی ایمان اور دین اسلام پر ہونا ہے جو بغیر کسی استحقاق کے اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے۔ پھر اپنے وجود کی نعمتوں پر نظر کرے اپنے ماحول کی راحتوں پر نظر ڈالے اپنے اہل وعیال کی عافیت کو دیکھے۔ دوسروں سے اپنے تعلقات کی خوشگواری کا اندازہ کرے اور پھر دل کی گہرائیوں کے ساتھ ان انعامات الٰہیہ پر شکر ادا کرے۔ اس کے علاوہ جو بھی موجودہ حالت ہے اگر غور کرے تو لاکھوں

مخلوق خدا اس سے محروم ہیں اس حالت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر شکر ادا کرے۔ اسی طرح ایک ایک چیز پر قدر کے ساتھ نظر ڈالنے کی عادت ڈالے یہ کیمیا کا نسخہ ہے۔ اس پر عمل کر کے دیکھا جائے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تم ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ہم ان نعمتوں میں ضرور اضافہ، برکت اور ترقی عطا فرمادیں گے۔

۲) اپنی کوتاہیوں، لغزشوں، غفلت اور معاصی کا احساس کر کے ہمیشہ استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بندے اپنے اعمال پر نادم ہوتے رہتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ استغفار بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی پناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے شرمسار گنہگار بندوں کو بہت پسند فرماتے ہیں اور ان کے ساتھ بڑا رحمت اور مغفرت کا معاملہ ہوتا ہے۔ ان کے سامنے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرتے رہنا چاہیئے۔ توبہ واستغفار خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے بڑی قوی علامت ہے۔

۳) اس زمانے میں فتنہ وفساد اس قدر کثرت سے ہوگئے ہیں اور ہر شعبہ زندگی میں غیر محسوس طریقے سے بددینی اور دنیا کی ہلاکت کے سامان پیدا ہوتے جارہے ہیں جس کا اندازہ مشکل ہے مزید برآں اور بھی ہزاروں قسم کے فتنے ہیں جو صریحاً دین اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے دنیا کی عافیت بھی

خراب کر رہے ہیں۔ معاملات گندے اور خود غرضی کے اور دوسروں کی نقصان رسانی کے ہو رہے ہیں۔ معاشرے میں مغربی تہذیب کی لعنت دن بدن مسلط ہوتی جارہی ہے۔ رہنا سہنا کھانا پینا لباس پوشاک سب نمائشی اور پر تکلف اور اقتصادی و معاشی اعتبار سے نہایت تباہ کن ہیں۔ ہزاروں بیماریاں نئی نئی پیدا ہو رہی ہیں۔ غذائیں' ہوائیں فضائیں گندی ہو رہی ہیں۔ نئی نئی دواؤں اور انجکشنوں سے بیماریاں پیچیدہ تر ہوتی جارہی ہیں۔ ہر طرف دھوکا فریب وعدہ خلافی اخلاق سوز اعمال رونما ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک فتنے دین کے فتنے ہیں روز بروز نوجوان طبقہ خصوصاً دین اسلام سے بیگانہ ہی نہیں بلکہ اپنی جہالت و حماقت اور اپنی نفسانی و شہوانی لذت میں مدہوشی کے سبب سے دین کا مخالف اور دشمن ہوتا جارہا ہے۔ پاکی و طہارت کا فقدان ہی نہیں بلکہ اس کی اہمیت ہی سے ذہن خالی ہوتے جارہے ہیں اللہ و رسول کے ارشادات سے کما حقہ ناواقفیت ہونے کی وجہ سے اسلام کو ناقابل عمل مذہب تصور کیا جاتا ہے۔ تہذیب حاضرہ کی ہر مخرب اخلاق بات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ عریانی' بے شرمی' بے پردگی رقص و سرود فحش و عریاں تصاویر کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ ہر نوجوان جس نے کچھ بھی انگریز اور مغربی تہذیب کا اثر لیا ہے مذہب میں ترمیم کرنے پر آمادہ ہے یا اسکے اصول پر بے تکلف اعتراضات و شبہات پیدا

کرنے لگتا ہے نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول سے بالکل ہٹ کر ایک ملحدانہ زندگی کی لہر معاشرے میں روز روز ترقی کے ساتھ رگ وپے میں سرایت کرتی جارہی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ خوب غور سے دینی کتب کا کیا جائے۔ خصوصاً صحت عقائد جن امور پر منحصر ہے پھر معاملات وعبادات واسلامی معاشرہ، اسلامی اخلاقیات کو اچھی طرح ذہن نشین کیا جائے اس کے لئے سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ کی مکمل سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خطبات مدراس ضرور قابل مطالعہ ہیں ان کے مطالعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مقام نبوت ومنصب تبلیغ واضح ہوتا ہے حضرت مولانا تھانویؒ کے مطبوعہ مواعظ پڑھنا دین اسلام کا صحیح علم حاصل کرنے کے لئے اس زمانے میں بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح وشام نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہر ظاہری وباطنی اور ارضی وسماوی فتنوں سے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے پناہ مانگتا رہے۔ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔

۴) امور متذکرہ بالا پر عمل کرنے کے لئے ضروری بات یہ ہے کہ بار بار ان کو پڑھا جائے۔ خصوصاً جن باتوں پر اب تک عمل نہیں ہے ان پر نشان لگا لیا جائے اور ان پر عمل کرنے کا اہتمام شروع کر دیا جائے۔ کسی بات کو بار بار پڑھنا یا اس کا تکرار کرتے رہنے سے عادتاً ایسا ہوتا ہے کہ وقت پر وہ بات یاد

آجاتی ہے اس وقت ضرورت ہے کہ ہمت کر کے اس پر عمل کرلیا جائے کچھ دنوں تک ایسا کرنے سے پھر خود بخود طبیعت میں اس پر عمل کرنے کا داعیہ پیدا ہونے لگتا ہے۔

۵) یہ تجربہ شاہد ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر کوئی علم یا فن حاصل کرنا ہے تو کسی تجربہ کار مربی کی سخت ضرورت ہے تا کہ اس کی تعلیم و تربیت سے مقصود حاصل ہو سکے۔ ایسا علم و فن ہمیشہ معتبر اور مستند اور بلا ضرر ہوتا ہے اس لئے دنیا و آخرت کا صحیح علم حاصل کرنے کے لئے کسی اللہ والے سے ضرور تعلق رکھنا چاہئے۔ اللہ والے کی شناخت یہ ہے کہ وہ بزرگ بظاہر متبع شریعت و سنت ہوں اور صاحب علم ظاہر و باطن ہوں۔ شفیق و خیر خواہ ہوں بزرگوں سے تعلق رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ ان کی صحبت میں گاہ بہ گاہ حاضر ہوتا رہے اگر دور ہوں تو ان سے خط و کتابت رکھنا۔ ان سے دین کی بات دریافت کرتے رہنا اور ان کے مشورے پر عمل کرنا اپنے باطن کے نقائص ان کو لکھنا اور ان کے دور کرنے کی تدابیر پر عمل کرنا ہر حال میں ان سے دعا کراتے رہنا اپنی روزمرہ کی زندگی میں جو شرعی خلاف ورزی ہو اس کے متعلق دریافت کرنا اور وہ جو کچھ تجویز کریں اس پر اہتماماً عمل کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم عطا فرمادیں اور اپنی زندگی کو خوشگوار، پرسکون اور پر عافیت بنانے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین۔